# باب دوم

# نورالدین بھیروی کون؟

اس باب میں اثری صاحب نے حکیم نور دین کو حنفی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔اثری صاحب کی بددیانتی دیکھ کر کبھی تو میرا دل کرتا ہے کہ اثری صاحب کے لیے سخت سے سخت الفاظ استعمال کیے جائیں، جو الفاظ انہوں نے مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے استعمال کیے ہیں۔کم از کم وہی ان کو لوٹا دیے جائیں لیکن پھر خیال آتا ہے کہ خواہ مخواہ اپنے قلم کو گندا کرنے والی بات ہے۔جو لوگ قرآن اور حدیث کے صریح حوالوں میں بددیانتی کرتے ہوئے نہیں شرماتے اگر عام کتابوں میں بددیانتی کریں تو ان سے کیونکر بعید ہے۔خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے سے بھی نہیں ڈرتے بہر حال پہلے باب میں بے شمار بددیانتاں اور دوسرے باب میں پہنچ کر قلم کو سچ کی طرف نہیں موڑا اور پہلے باب والی بددیانتیاں بھی جوں کی توں رہیں بلکہ پہلے باب سے بھی زیادہ خیانت کی ہے۔اور جھوٹ بولا

کیا جھوٹ کا شکوہ تو یہ جواب ملا
تقیہ تم نے کیا تھا تمہیں عذاب ملا

اثری صاحب نے ۸۸تا۹۱ چار صفحات میں حکیم نور دین کا تعارف کرا کے آگے جو اس کے حنفی ہونے کے دلائل دیئے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں!

مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نور الدین صفحہ ۳۵ کے حوالے سے اثری صاحب لکھتے ہیں کہ مشہور مورخ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی ''مذہب وعقائد حضرت امیر المومنین کے اپنے الفاظ میں'' کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ حکیم نور الدین نے کہا



## پہلی دلیل:

کتاب وسنت پر ہمارا عمل ہے اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کرتے ہیں اور اسی لیے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور تین وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔(حنفیت اور مرزائیت ص۹۲)

یہ تھی اثری صاحب کی پہلی دلیل جو نور دین کے حنفی ہونے پر پیش کی۔اور اسی طرح کی دلیل صفحہ ۵۶ پر بھی مرزا قادیانی کے حوالے سے دے آئے ہیں۔اس کا پوسٹ مارٹم تو پہلے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔لیکن یہاں اس عبارت پر تبصرہ کرنے سے پہلے وہ عبارت بھی ملاحظہ فرمالیں!

## کیا مرزائیوں پر فقہ حنفی پر عمل کرنا فرض ہے:

اثری صاحب رقمطراز ہیں کہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے: ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔

## سوال:

پوری دنیا کے وہابیوں کے شیوخ الحدیث، شیوخ القرآن، مناظروں اور مفتیوں سے خصوصاً اثری صاحب اور وہابیوں کے شیخ الحدیث محمد یحیٰی گوندلوی صاحب سے سوال ہے۔بتائیں اگر کوئی آدمی کہتا ہے کہ میرا کتاب وسنت پر عمل ہے اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر عمل کرتا ہوں یا اگر کوئی کہے کہ ہماری جماعت کا فرض ہونا

چاہیئے اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ قرآن میں تو فقہ حنفی پر عمل کریں تو کیا وہ آدمی یا مقلد ہے یا غیر مقلد؟

اُمید ہے خصوصاً یہ دونوں وہابی صاحبان سوال پر غور کریں گے۔

## میاں نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین بٹالوی کا اہلحدیث حنفی کہلانا:

بٹالوی صاحب لکھتے ہیں متاخرین سے حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کی اولاد امجاد ہیں جن کا اہلحدیث اور پھر حنفی ہونا ان کی تصانیف سے عیاں ہے۔

حضرت شیخنا وشیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ایسے ہی تھے کہ وہ اہلحدیث کے سردار بھی تھے اور حنفی بھی کہلاتے تھے۔ اور حنفی مذہب کی کتب متون شروح اور فتاویٰ پر فتویٰ دیتے اور ان کی یہ روش ایک مدت مشاہدہ کر کے خاکسار نے رسالہ نمبر ۶ جلد ۲۰ کے صفحہ ۲۰۱، اپنے بعض اخوان اور احباب اہلحدیث کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ان کو اجتہاد مطلق کا دعویٰ نہیں اور جہاں نص قرآنی اور حدیث نہ ملے وہاں تقلید مجتہدین سے انکار نہیں تو وہ مذہب حنفی یا مذہب شافعی (جس مذہب کے فقہ واصول پر بوقت نص نہ ملنے کے وہ چلتے ہوں) کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں اور اہلحدیث حنفی یا اہلحدیث شافعی کہلائیں اور خاکسار خود اس مشورہ پر عمل کر چکا ہے۔ مجھ سے میرا کوئی مذہب پوچھتا ہے تو یہی کہتا ہوں کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں۔

بہت سے اصحاب طبقات نے آئمہ حدیث جامعین صحاح ستہ امام بخاری کو بھی امام شافعی کے مذہب کی طرف منسوب کیا ہے اور شافعی قرار دیا ہے۔

(کھلا خط ص ۸ بحوالہ اشاعۃ السنہ ص ۴، ۷ نصیحت نامہ نمبر ۳ جلد ۲۱)



اور اس عبارت پر بھی غور کر کے بتائیں کہ مولوی نذیر حسین دہلوی صاحب اور محمد حسین بٹالوی مقلد ہوئے یا غیر مقلد؟۔

پھر بتائیں کہ یہی بات مرزا قادیانی اور نوردین بھیروی نے کہی اگر وہ مقلد ہوئے تو یہ غیر مقلد کیوں؟

(یاد رہے کہ گوندلوی صاحب کو مخاطب اس لیے کیا کہ انہوں نے مطرقۃ الحدید میں مرزا قادیانی اور حکیم نوردین کو مقلد ثابت کرنے کی بہت زیادہ کوشش کی ہے۔ رضوی)

## دوسری دلیل:

اثری صاحب مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۳۴ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حکیم نورالدین بھیروی نے ۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء بعد مغرب کہا کہ ایک مرتبہ جب بچہ تھا ایک مولوی نے کہا کہ تم بھی چلو۔ میں چلا گیا، وہاں لوگ قرآن شریف پڑھ رہے تھے میں نے بھی ایک پارہ لیا۔ ابھی میں نے آدھا ہی پڑھا تھا کہ بعض نے دو اور بعض نے چار پڑھ لیے۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۹۳)

## تبصرہ:

اثری صاحب نے دلیل بھی کیا خوب دی ہے ایک بچہ کسی کے کہنے پر ختم میں چلا گیا تو وہ مقلد ثابت ہو گیا۔ اثری صاحب یہ بتائیں کہ ایک بچہ اگر غیر مقلد کی اولاد ہو اور کسی کے کہنے پر ختم میں چلا جائے تو وہ مقلد ہو جاتا ہے اگر ہو جاتا ہے تو پھر بتائیں کہ کیا ساری زندگی میں آپ یا دیگر وہابیہ بچپن جوانی اور اب بڑھاپے کی طرف بڑھتے ہوئے قدم کبھی ختم شریف میں نہیں گئے قسم کھا کر کہیں کہ آپ کبھی ختم میں نہیں گئے۔ اگر

گئے تو آپ غیر مقلد ہی رہے کہ مقلد ہو گئے۔ اور اگر آپ غیر مقلد ہی رہے تو ایک بچہ مقلد کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ تھیں حکیم نوردین بھیروی کی مقلد ہونے کی دلیلیں۔

اب اثری صاحب یہ بتائیں کہ پہلے باب میں آپ نے حکیم نوردین کو اہلحدیث لکھا۔ دوسرے باب میں مقلد کیسے ہو گیا۔ لیجئے وہ حوالہ جو اثری صاحب بھول گئے ہیں ہم یاد دلا دیتے ہیں۔ اثری صاحب لکھتے ہیں:

## مرزا قادیانی حنفی گر تھا:

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے: حافظ روشن علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی دینی ضرورت کے ماتحت حضرت مسیح موعود نے مولوی نور الدین صاحب کو یہ لکھا کہ آپ یہ اعلان فرما دیں کہ میں حنفی المذہب ہوں۔ حالانکہ آپ جانتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب عقیدۃً اہلحدیث تھے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۵۸)

جناب اثری صاحب بتائیں کہ یہ حوالہ ٹھیک ہے یا غلط؟۔ اگر ٹھیک ہے تو پھر دوسرا باب غلط ہے۔

ہمارا تبصرہ یہ ہے کہ حقیقت میں اثری صاحب نوردین کو مقلد ثابت کرنے کے چکر میں جھوٹ پر جھوٹ بولنے جا رہے ہیں اور جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتا۔ پہلے کیا لکھا اور بعد میں کیا۔

بہر حال حکیم نوردین پکا غیر مقلد تھا جس کا اعتراف اثری صاحب کر چکے ہیں۔

مزید اثری صاحب صفحہ ۹۴ پر لکھتے ہیں کہ



## حنفیوں کے گھر کی شہادت:

حنفیوں کے مشہور مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری صاحب نے حکیم نور الدین کا جو تعارف کرایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حکیم نور الدین جو مرزا غلام احمد صاحب کے انتقال کے بعد ان کا جانشین اول منتخب ہوا تھا۔ قصبہ بھیرہ ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔ علوم عربیہ کی تحصیل ریاست رام پور میں کی تھی۔ وہاں سے فراغت پا کر لکھنؤ گئے اور حکیم علی حسن کے پاس رہ کر طب کی تکمیل کی۔ کچھ عرصہ مکہ معظمہ میں مولانا رحمۃ اللہ مہاجر کی خدمت میں اور مدینہ منورہ میں مولانا شاہ عبدالغنی صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ کے پاس رہے لیکن ایسے ایسے اکابر کی صحبت اٹھانے کے باوجود طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی اس لیے حنفیت پر قائم نہ رہے۔ پہلے اہلحدیث بنے لیکن اس سے بھی جلد سیر ہو گئے۔ ان دنوں ہندوستان کی فضا نیچریت کے ہنگاموں سے گونج رہی تھی، چاہا کہ اس گلشن آزادی کی بھی سیر کر دیکھیں سرسید احمد خاں کی کتابوں اور رسالوں کا مطالعہ شروع کیا، یہ مسلک پسند آ گیا۔ اور اسی کی صف میں جلوہ گری شروع کر دی۔ حکیم نور الدین سرسید احمد خاں کے بڑے راسخ الاعتقاد مرید تھے۔

جن دنوں مرزا غلام احمد صاحب سے حکیم نور الدین کی ملاقات ہوئی ہے ان ایام میں حکیم صاحب پکے نیچری تھے۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۹۴ بحوالہ رئیس قادیان ج اول ص ۸۱)

قارئین کرام غور فرمائیں! کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب نوردین مرزا قادیانی کے پاس پہنچا اس وقت حنفی تھا۔ ثابت یہ کرنا تھا کہ نوردین جب مرزا قادیانی

کے ہاتھ لگا اس وقت وہ حنفی تھا لیکن ثابت یہ کردیا کہ جب نوردین کی ملاقات مرزا قادیانی سے ہوئی اس وقت پکا نیچری تھا۔

اثری صاحب بتائیں کہ جب حکیم نوردین کی ملاقات مرزا قادیانی سے ہوئی تو اس وقت وہ نیچری تھا تو اس دلیل کو حنفیت اور مرزائیت میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور اگر یہ عبارت قارئین کو کوئی شبہ میں ڈالے کہ ایسے ایسے اکابر کی صحبت اٹھانے کے باوجود طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی۔ اس لیے حنفیت پر قائم نہ رہے۔

## غور طلب بات:

تو ہوسکتا ہے کہ کوئی یہ سمجھے کہ پہلے وہ حنفی تھا، لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ کسی دلیل سے یہ ثابت تو ہو کہ وہ حنفی تھا۔ جبکہ یہ تو ثابت نہ ہوسکا، تو بغیر دلیل کے کیسے مان لیا جائے کہ وہ حنفی تھا۔ اور پھر طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی تو پھر حنفیت کا کیا معنیٰ ؟۔

ظاہر ہے جب طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی تو اس وقت وہ غیر مقلد ہی تھا نہ کہ مقلد۔

کیوں اثری صاحب آزاد خیال کو حنفی کہتے ہیں؟

اور پھر اثری صاحب نے رئیس قادیاں جو ہمارے لیے حجت نہیں وہ کتاب اثری صاحب کے وہابی بھائی کی کتاب ہے۔ اثری صاحب جانیں اور ان کا وہابی بھائی۔ اور پھر رئیس قادیاں کی عبارت نقل کرنے کے بعد اثری صاحب نے جو عجیب بات ہے۔ وہ بھی کسی لطیفہ سے کم نہیں۔ لکھتے ہیں کہ



## اثری صاحب کی علمی بات:

مارچ ۱۸۸۹ء میں جب مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اپنی پیری مریدی کی بیعت کا اعلان کیا۔ تو حکیم نورالدین بھیروی تھوڑا عرصہ اہلحدیث رہ کر پھر حنفیت کی طرف واپس لوٹا۔ اور حنفیوں کے مشہور پیر صوفی احمد جان حنفی کے گھر بمقام لدھیانہ میں مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر آخر دم تک حنفی المذہب ہی رہا۔ حیات طیبہ، مرقات الیقین، سیرت المہدی، رئیس قادیاں۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۹۴، ۹۵)

اثری صاحب! یہ کیسی علمی بات آپ نے ارشاد فرمائی مرزا قادیانی کی بیعت نورالدین نے کی، تو آپ نے کہا حکیم نورالدین بھیروی تھوڑا عرصہ اہلحدیث رہ کر پھر حنفیت کی طرف لوٹا۔

اثری صاحب یہ بات تو آپ نے تسلیم کرلی جب نورالدین نے مرزا قادیانی کی بیعت کی تو حنفی نہیں تھا بلکہ اہلحدیث (وہابی) تھا۔

اثری صاحب اگر غیرت ہے تو ڈوب مرو ثابت یہ کرنا تھا کہ جب مرزا قادیانی کی بیعت کی اس وقت وہ حنفی تھا لیکن سچی بات آپ کے قلم سے نکل گئی۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ حنفیت کی طرف لوٹا تو یہ بھی دوسرے بہت سارے جھوٹوں کی طرح ایک جھوٹ ہے ظاہر ہے جو اس کو نبی مان رہا ہے وہ حنفی کیسے ہوسکتا ہے۔

## چیلنج:

باقی اثری صاحب! آپ نے حیات طیبہ مرقات الیقین، سیرت المہدی،

رئیس قادیان ان چار کتابوں کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے اگر آپ واقعی اپنے باپ کے ہیں تو ان چاروں کے حوالے تو بڑی دور کی بات ہے اک کتاب میں ہی ان الفاظ کے ساتھ یہ عبارت دکھا دیں لیکن اثری صاحب یہ آپ اپنا جھوٹ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

ذرا اس بات پر بھی اثری صاحب غور کرنا کہ اگر یہ عبارت اپنے پاس سے رضوی یا رضوی کے کسی بزرگ نے نقل کی ہوتی تو آپ کہاں تک پہنچ جاتے اس کے لیے اپنی کتابیں ملاحظہ کر لینا۔ بلکہ صحیح حوالے پر بھی اس طرح گندی زبان آپ نے استعمال کی ہے وہ جو کوئی جاہل سے جاہل آدمی بھی نہیں بول سکتا۔

جس کی وضاحت ہم "رضا خانی اشتہار پر ایک نظر" کے جواب میں لکھیں گے اور اثری صاحب کی میٹھی زبان بھی لوگوں کو دکھائیں گے۔